لیفون نمبر ۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر — یوم جمعۃ المبارک

جلد ۳۱ | ۷ ۔ ماہ ہجرت ۱۳۲۲ ہش | یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ ھ | ۷ مئی ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۰۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۶ ہجرت ۱۳۲۲ ہش۔ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب آج امرتسر تشریف لے گئے ۔

افسوس ہے۔ جناب مولوی عبدالسلام صاحب عمر کا چھوٹا بچہ عبدالمتین جو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا پوتا اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا نواسہ تھا۔ ۱۵/۲۰ روز بخار۔ اسہال اور قے سے بیمار رہ کر آج صبح بعمر نو ماہ فوت ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا کرے۔

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب گذشتہ شب لاہور سے تشریف لائے ۔

راولپنڈی ڈویژن کے کواپریٹو سوسائیٹیز کے اسسٹنٹ رجسٹرار جو گوجرانوالہ ٹریننگ لینے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ اپنے انچارج صاحب کی معیت میں کل یہاں تشریف لائے۔ صدر انجمن احمدیہ کے ادارہ دفاتر اور مقبرہ بہشتی کو دیکھا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سے ملاقات کی اور جماعت احمدیہ کی تنظیم...

روزنامہ الفضل قادیان — یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۶۲ ھ

مسلم لیگ کا مطالبۂ پاکستان اور مسلمان

قارئین گذشتہ پرچہ میں مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن کا مکتوب گرامی ملاحظہ فرما چکے ہیں جس میں آپ نے مسلمانان ہند کو یہ مشورہ دیا ہے۔ کہ:۔ قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق انہیں آنے والی مشکلات کے پیش نظر اپنی علمی۔ سیاسی۔ تمدنی اور اقتصادی ترقی کے لئے پروگرام مرتب کر لینا چاہیئے۔ اور بعض ٹھوس حقائق کی بناء پر آپ نے مسلمانوں کو متنبہ کیا ہے کہ وہ اس خیال پر نہ بیٹھے رہیں۔ کہ پاکستان کے متعلق ان کا مطالبہ ضرور تسلیم کر لیا جائیگا بلکہ اس کی منظوری کے امکانات کم ہیں۔ اسلئے مسلم لیڈروں کی ایک کانفرنس منعقد ہونی چاہیئے۔ جو متبادل سکیم مرتب کرے تاکہ اگر پاکستان کا مطالبہ منظور نہ ہو۔ تو اس سکیم کو پیش کیا جائے۔ اسی ضمن میں آپ نے مسلمانوں کی طرف سے اس کوتاہی کو بھی آشکار کیا ہے۔ کہ مسلم لیگ کی طرف سے انگلستان میں پروپیگنڈا کا کوئی انتظام نہیں۔ مگر کانگرس کا پروپیگنڈا نہایت اعلیٰ پیمانہ پر جاری ہے ان کی باقاعدہ سوسائٹی ہے۔ بڑے بڑے ہالوں میں لیکچر ہوتے ہیں۔ پارلیمنٹ کے ممبران جلسوں کے صدر ہوتے ہیں ۔

اس سے قبل ہم ارکانِ کانفرنس سے واپسی کے بعد آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب مسلمانان ہند کو اس حقیقت سے آگاہ فرما چکے ہیں۔ کہ ہندوستان میں آنے ہوئے امریکن نامہ نگاروں کا رویہ برطانیہ کے خلاف ہے۔ اور ہندوستان سے امریکہ میں وہ جو تاریں بھیجتے ہیں۔ اس میں کانگرس کے نظریہ کو پیش کیا جاتا ہے۔ اور مسلم لیگ کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ اور اس قدر قریب سے حالات کا مطالعہ کرنے والوں کے یہ خیالات مسلمانانِ ہند کے لئے ایک ایسا آئینہ ہیں۔ جس میں وہ اپنے مستقبل کے خدوخال ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ اور بروقت اس انتباہ کے باوجود اگر غفلت سے کام لیا گیا تو یہ مسلمانانِ ہند کی انتہائی بدقسمتی ہوگی۔ برطانیہ کی طرف سے مسلمانان ہند کے مطالبات کا تسلیم کیا جانا ایک مشتبہ امر ہے۔ اور معاصر "انقلاب" نے تسلیم کیا ہے۔ کہ "ہمیں پہلے سے اس حقیقت کا علم ہے۔ بلکہ کارفرمایانِ لیگ کو بھی علم ہے"۔ اس کے علاوہ معزز معاصر خلافت ۲۹۔ اپریل ۱۹۴۳ء نے اپنے افتتاحیہ میں اس حقیقت کا اظہار کیا ہے۔ کہ "ہم اس بات کو ترناک خیال کرتے ہیں۔ کہ حکومت برطانیہ ہندوستان کے لئے کوئی دستور حکومت بنا کر دے۔ لیکن کانگرس اور ہندوؤں نے جو رویہ اختیار کر رکھا ہے اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یہ کام بجز برطانیہ ہی کرے گی۔ اس وقت یقینی ہے کہ حسب عادت ہندوؤں کا ساتھ دیگی اور ہمیں۔ ان دونوں کی سازش کا شکار ... "

بیرونی ممالک میں مسلم مفاد کے لئے جہاں تک سازگار فضا اور حالات کا تعلق ہے۔ وہ ان بیانات سے ظاہر ہے۔ اور ان کی موجودگی میں جہاں تک اس مطالبہ کے تسلیم کئے جانے کا امکان ہے۔ اس کا اندازہ بآسانی کیا جا سکتا ہے۔ اس مطالبہ کے منظور ہونے کے لئے دوسری چیز خود وہ طاقت اور قوت ہو سکتی ہے۔ جو اس کی پشت پر ہو۔ اور اسی طاقت و قوت کے بارہ میں مسلم زعماء کو کسی غلط فہمی میں نہ رہنا چاہیئے۔ اس میں شک نہیں کہ مسلمانوں میں آج پاکستان کا بہت چرچا ہے۔ بڑا جوش پایا جاتا ہے۔ اور شاندار مظاہرے اس کی تائید میں دیکھنے میں آرہے ہیں۔ اور اگر کسی مطالبہ کی منظوری کے لئے یہی کافی ہوں۔ تو مطالبۂ پاکستان کی منظوری میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں۔ لیکن حقائق بہرحال حقائق ہیں۔ اور کسی امر پر غور کرتے وقت جو لوگ جذبات اور طبعی میلانات کی رو میں بہہ کر حقائق کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ وہ کبھی کامیاب نہیں ہوا کرتے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ ہنگامہ آرائی اور پُرجوش مظاہر کسی تحریک کی کامیابی کے لئے کافی نہیں ہو سکتے۔ اس کے لئے ضرورت ہوتی ہے۔ قربانی کی۔ اور قربانی بھی وہ جو مطالبہ کی حیثیت و قیمت کے معیار کے مطابق ہو۔ مسلم لیگ یا مسٹر جناح کی طرف سے ابھی تک پاکستان کے لئے کسی قربانی کا مطالبہ نہیں کیا گیا۔ اور اس لئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مسلمان اس کے لئے کہاں تک تیار ہیں۔ البتہ گذشتہ تجربہ جو ہمارے سامنے ہے۔ اور اس کی بناء پر کوئی اچھی رائے قائم نہیں کی جا سکتی۔ مسلمان جہاں تک زبانی دعووں اور ہنگامہ آرائی کا تعلق ہے۔ بہت آگے ہوتے ہیں۔ لیکن قربانی کے میدان میں بالخصوص مسلسل اور مستقل قربانی کے میدان میں وہ زیادہ دیر تک نہیں ٹھہر سکتے۔ مسٹر جناح نے کچھ عرصہ ہوا۔ دس لاکھ روپیہ کا فنڈ مہیا کرنے کی تحریک کی تھی۔ اور اس تحریک کا جو حشر ہوا۔ وہ سب کے سامنے ہے۔ اور اسی سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ عملی قربانی میں مسلمان کہاں تک کامیاب ہو سکیں گے۔ مسلم لیگ کا مجوزہ پاکستان ہمارا مطمح نظر نہیں۔ ہمارا مقصد و مدعا اس سے بہت بلند ہے۔ لیکن جو لوگ اسے منتہائے نظر سمجھتے ہیں۔ اور جن کے نزدیک مسلمانوں کی "عزت مندانہ قومی زندگی کا واحد ذریعہ" یہی ہے۔ انہیں ان باتوں پر پوری سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے۔ اور اپنے گردوپیش کے شوروغوغا میں محو ہو کر حقائق سے آنکھیں بند نہ کرنی چاہئیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ مسلمانوں کے اندر تنظیم پیدا کریں۔ حقیقی اور صحیح تنظیم قوم کے اندر قربانی کی روح اور ملی مفاد کی خاطر ذاتی مفاد کو قربان کر دینے کی سپرٹ پیدا کریں۔ افرادِ قوم کو ہنگامہ آرائی سے علیحدہ ہو کر مسلسل اور مستقل طور پر کام کرنے کا عادی بنائیں۔ ان کے سامنے اندرونی و بیرونی دونوں حلقوں میں بہت بڑا کام باقی ہے۔ اور اسے سرانجام دیئے بغیر کامیابی کی کوئی صورت نہیں ۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے متعلق اطلاع

دہلی ۶ مئی۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز پرائیویٹ سیکرٹری نے حسب ذیل تار بنام الفضل ارسال کیا ہے:۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز معہ خدام بخیرو عافیت ہیں۔ حضور کو آنکھ میں گکروں کی شکایت ہے۔ کل ایک ماہر امراضِ چشم سے مشورہ کیا گیا۔ اور اس کی ہدایات کے مطابق علاج شروع ہے۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۲۵ اپریل ۴۳ء تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ذریعہ بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔ اللھم زد فزد

نمبر	نام	مقام
۷۶۴	عمر الدین صاحب	ضلع گورداسپور
۷۶۵	فاطمہ صاحبہ	” گوجرانوالہ
۷۶۶	سندر علی صاحب	بنگال
۷۶۷	ناظر علی صاحب	”
۷۶۸	بشیر احمد صاحب	جنوبی ہند
۷۶۹	محمد شریف صاحب	ضلع گجرات
۷۷۰	سردار جان صاحبہ	” گوجرانوالہ
۷۷۱	سرداراں بی بی صاحبہ	گجرات
۷۷۲	ایم ڈی سلیم صاحب	امرتسر
۷۷۳	عبد الحق صاحب	ضلع گورداسپور
۷۷۴	عبد العزیز صاحب	ملتان
۷۷۵	علی محمد صاحب	کرنال
۷۷۶	حبیب اللہ صاحب بی۔اے	”
۷۷۷	سی۔ ایچ عبد القادر صاحب	مالابار
۷۷۸	ملک عبد الحق صاحب	سرگودہا
۷۷۹	منو جان صاحب	بنگال
۷۸۰	محمد حنیف صاحب	لائل پور
۷۸۱	زبیدہ بیگم صاحبہ	ڈیرہ اسمٰعیل خان
۷۸۲	شیر علی صاحب	سرگودھا
۷۸۳	حاکم بی بی صاحبہ	ضلع امرتسر
۷۸۴	محمد یوسف صاحب	لائل پور
۷۸۵	محمد افضل صاحب	ضلع گورداسپور
۷۸۶	محمد اعظم صاحب	” سیالکوٹ
۷۸۷	جلیل الرحمٰن صاحب	یو۔پی
۷۸۸	محمد یعقوب صاحب	ضلع گورداسپور
۷۸۹	برکت بی بی صاحبہ	” امرتسر
۷۹۰	عبد الصمد صاحب	کشمیر
۷۹۱	فضل الٰہی صاحب	جہلم

صوبہ سندھ کے لئے مبلغ کی ضرورت

ایک مولوی فاضل اچھے علم والے مبلغ کی ضرورت ہے۔ جو نہایت دیندار۔ راستگو نمازی۔ تہجد گزار اور احمدیت کا اچھا نمونہ دکھانے والا۔ عالم اس قدر ہو۔ کہ اسے سندھ اسٹیٹس کے لئے قاضی مقرر کیا جا سکے اتنا ذہین ہو کہ سندھی زبان جلد سیکھ سکے۔ دیہاتی زندگی سے شغف رکھتا ہو۔ تنخواہ حسب لیاقت معقول دی جا سکتی ہے۔ درخواستیں جلد از جلد میرے نام آنی چاہئیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

اللہ اللہ

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

(صحیح پڑھنے کے لئے ہر مصرعہ کا وزن ہے ”فاعلاتُن فاعلاتُن“ یا اردو میں ”تم کہاں ہو تم کہاں ہو“ یہ نظم ایک عزیز دوست کے خط آنے پر لکھی گئی ہے۔ انہوں نے خواب میں ایک تحریر دیکھی تھی۔ جس میں آخری فقرہ یہ تھا۔ یُسر ہے۔ الحمدللہ۔ باقی تحریر ان کے ذہن سے محو ہو گئی تھی۔ میں نے اپنے اندازہ سے اس کی تکمیل کر دی)

اللہ۔ اللہ۔ ربنا اللہ! ڈال دِل میں خشیۃُ اللہ
نفس ہو یہ فانی فی اللہ روح ہو یہ باقی باللہ

یا الٰہی۔ حسبیَ اللہ! فضل سے دے جنّت اللہ
ہے اُمیدِ رحمتُ اللہ مانگتا ہوں نعمتُ اللہ

میرے پیارے۔ میرے اللہ! ٹھیک کر دے فطرۃُ اللہ
دِل ہے پڑھتا قُل ھُو اللہ شرک سے اَعُوذ باللہ
تُو ہے خالق سب کا واللہ ثُمّ باللہ۔ ثُمّ تاللہ

ربی اللہ۔ ربی اللہ! مومنوں سے حُبّ فی اللہ
دین ہو۔ اَلدّینُ لِلّٰہ ابتلا پر صبر لِلّٰہ
مُتّقی کو بارکَ اللہ زندگی ہو سیر فی اللہ

ربنا اللہ۔ حسبنا اللہ! یہ بھی ہے اک سُنّۃُ اللہ
کاذبوں پر لعنتُ اللہ کافروں سے بُغض لِلّٰہ
گاندھی جی! اَلمُلکُ لِلّٰہ مُونجے جی! اَلاَرضُ لِلّٰہ
آگیا جب داعی اللہ مان لو تم دعوۃُ اللہ
دوستو۔ اَلحُکمُ لِلّٰہ منکرو۔ اَلاَمرُ لِلّٰہ

اے خدا۔ اے میرے اللہ! رنگِ جاں ہو صِبغۃُ اللہ
ہم ہیں تیرے۔ اِنّا لِلّٰہ تُو ہے اپنا۔ شُکر لِلّٰہ
عُسر تھا۔ اَستغفِرُ اللہ ”یُسر ہے۔ فالحمد لِلّٰہ“

تصحیح متعلق نتائج امتحان

۴ مئی کے اخبار الفضل میں نتائج امتحان جماعت ہفتم مدرسہ احمدیہ اور درجہ ثانیہ و رابعہ نصرت گرلز سکول کاتب کی غلطی کی وجہ سے ایسے طریق سے شائع ہوئے ہیں کہ نتیجہ سمجھنے میں دشواری پیدا ہوتی ہے یعنی جہاں جماعت ہفتم مدرسہ احمدیہ کا نتیجہ درج ہونا چاہیئے تھا۔ وہاں لڑکیوں کا درج کر دیا گیا ہے۔ اور جہاں لڑکیوں کا ہونا چاہیئے تھا وہاں لڑکوں کا درج ہو گیا ہے۔ اور نمبروں کا اندراج بھی چھوڑ دیا گیا ہے۔ اب سارے نتیجہ کا دوبارہ شائع کرنا تو اخبار کے لئے مشکل ہے البتہ ہر جماعت کے اول و دوم امیدواروں کے اسماء اور نمبر درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

درجہ رابعہ نصرت گرلز سکول

نام طالبہ	نمبر حاصل کردہ	
سیدہ مریم صدیقہ بیگم صاحبہ حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ	۴۰۶	اول
حمیدہ بیگم صاحبہ	۳۶۶	دوم

درجہ ثانیہ نصرت گرلز سکول

نام طالبہ	نمبر حاصل کردہ	
امۃ الرشید بیگم	۴۳۲	اول
امۃ الہادی بیگم	۳۷۷	دوم

جماعت ہفتم مدرسہ احمدیہ

نام طالب علم	نمبر حاصل کردہ	
سردار احمد	۷۱۹	اول
عبد الغنی	۷۰۷	دوم

صدر مجلس تعلیم ۱۹۴۳ء

درخواست ہائے دعا

(۱) حکیم مرزا احمد بیگ صاحب لاہور سخت بیمار ہیں (۲) غلام حسین احمد صاحب انبالہ چھاؤنی کے والد اور بڑے بھائی بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ (۳) خواجہ عبد الحی صاحب قادیان کی والدہ صاحبہ و ہمشیرہ صاحبہ بیمار رہتی ہیں (۴) اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر محمد شفیع صاحب آف مسکین کی بیماری کے باعث کمزور ہو گئی ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

ذکرِ حبیب علیہ السّلام

روایات چودھری غلام سرور صاحب نمبردار ساکن چک ۵۵ ضلع منٹگمری

بتوسط شعبہ تالیف و تصنیف قادیان

(۱)

پہلی دفعہ جب کہ میں قادیان آیا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام درد گردہ کی وجہ سے بیمار تھے۔ میر حامد شاہ صاحب بھی بیمار پرسی کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔ ہمیں اندر مسجد کے ساتھ والے کمرہ میں بلا لیا گیا۔ اس وقت حضور کے پاس ہمارے علاوہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب اور مولوی محمد احسن صاحب بھی تھے۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے میر حامد شاہ صاحب کے لئے کرسی بچھا دی اور باقی ہم لوگ چٹائی پر بیٹھ گئے۔ حضور نے فرمایا۔ کہ جب مجھے شدید تکلیف ہوئی تو میں نے سمجھا۔ کہ بس اب آخری وقت ہے۔ اس لئے میں نے تمام دوستوں کے نام لے لے کر دعا کی۔

(۲)

نیز حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ ایک دفعہ مجھ پر میرے والد صاحب کی شکل میں ظاہر ہوا۔ اور گلے لگا کر فرمایا۔ کہ:-

"جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو"

نیز فرمایا۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ فقرہ کسی اہل اللہ کے منہ سے نکلا ہوا ہے۔ فرمایا ایک دفعہ مجھے شدید درد تھی۔ اور میں اس چارپائی کی پائنتی پر بیٹھا تھا۔ کہ یکدم آواز آئی۔ "السلام علیکم" اس پر درد فوراً کافور ہو گئی۔

(۳)

نیز انہی ایام کا ذکر ہے۔ کہ مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ کو زینہ سے اوپر چڑھتے ہوئے پنڈلی پر چوٹ آئی۔ جب مولوی صاحب حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر ہوئے۔ تو عرض کی۔ کہ اگر کوئی میرا دشمن ہو تو اس زینہ کی مرمت کرا کر میری تکلیف کا ازالہ کرے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی وقت اپنے پاؤں سے کپڑا اٹھا کر فرمایا۔ کہ مولوی صاحب ایسی ہی چوٹ مجھے بھی لگ چکی ہے۔ اس کے بعد حضور علیہ السلام نے مستری کو بلا کر اس زینہ کی مرمت کرائی۔

(۴)

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ گرمی کا موسم تھا۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ مسجد مبارک کی چھت پر نماز پڑھا رہے تھے جب سجدہ سے اٹھتے وقت آپ نے اللہ اکبر کہا تو سوائے حضور علیہ السلام کے جو مولوی صاحب کے عین پیچھے تھے باقی ہم تمام لوگ مولوی صاحب سے پہلے کھڑے ہو گئے لیکن ہم نے دیکھا۔ کہ حضرت اقدس اسی وقت کھڑے ہوئے جب مولوی صاحب کھڑے ہو چکے۔ ہم نے سمجھا۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑی احتیاط فرماتے ہیں۔

(۵)

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ جب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد مبارک کی چھت پر تشریف فرما تھے۔ حضرت اقدس علیہ السلام بھی موجود تھے۔ ایک پرندہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب کی ٹوپی اچکنا چاہتا تھا۔ دو تین دفعہ اس نے کوشش کی۔ ہمیں یہ بات ناگوار گزری۔ حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے فرمایا۔ کہ مجھے غلیل لا دو۔ میں ابھی اس پر نشانہ لگاتا ہوں۔ چنانچہ غلیل آنے پر مولوی صاحب نے ایسا نشانہ لگایا۔ کہ وہ مجروح ہو کر پرندہ گر گیا۔ اور اسے اٹھا کر پھینک دیا گیا۔

(۶)

ایک دفعہ سردی کا موسم تھا۔ کہ حضور علیہ السلام لحاف اوڑھے زمین پر اندر تشریف فرما تھے چودھری مولا بخش صاحب سکرٹری مال سیالکوٹ ہمیں حضور سے ملاقات کرانے کے لئے اندر تشریف لے گئے۔ ہم نے دیکھا۔ کہ حضور علیہ السلام کے پاس ایک عرب صاحب بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے عرض کی۔ کہ حضور میں احمدی تو دو سال سے ہوں مگر میں نے احمدی ہونے کا اظہار کسی پر نہیں کیا حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ آپ نے بڑا گناہ کیا۔ آپ کو استغفار کرنا چاہیئے۔ یہ فقرہ حضور نے بار بار فرمایا۔ میں نے دیکھا۔ کہ اس کے بعد حضور علیہ السلام خود بھی استغفار کرنے لگے۔ حضور کی زبان سے استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ بار بار نکلتا تھا۔

(۷)

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ میں ظہر کی نماز کے لئے ایک بجے مسجد مبارک میں آیا۔ اتفاقاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اس وقت اندر سے تشریف لائے۔ حضور علیہ السلام کے ہاتھ میں رسالہ "دافع البلاء" تھا حضور نے فرمایا۔ کہ کیا کوئی قادیان کا آدمی یہاں ہے۔ میں خاموش رہا۔ اتنے میں اس وقت ایک شخص قادیان کا آ گیا۔ حضور علیہ السلام نے اسے فرمایا۔ کہ مولوی نور الدین صاحب مولوی عبد الکریم صاحب اور دوسرے علماء کو بلا لاؤ۔ جب تمام احباب آ گئے۔ تو حضور علیہ السلام نے مولوی نور الدین صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ مولوی صاحب میں نے بعض اخبارات میں پڑھا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے۔ کہ قادیان میں طاعون بالکل نہیں پڑے گی۔ کیا میں نے کہیں ایسا لکھا ہے۔ پھر خود ہی رسالہ "دافع البلاء" پڑھ کر فرمانے لگے۔ کہ میں نے تو صرف اتنا لکھا ہے۔ کہ قادیان میں طاعون جارف نہیں پڑے گی۔ یہ میں نے کہیں نہیں لکھا۔ کہ طاعون قادیان میں بالکل نہیں آئے گی۔ ہاں یہ ضرور ہے۔ کہ جو مخلص احمدی ہیں اور میں ان کو اچھی طرح سے پہچانتا ہوں۔ وہ طاعون سے محفوظ رہیں گے۔ ہاں شاذ و نادر احمدی فوت ہو سکتے ہیں۔

(۸)

ایک دفعہ جبکہ میں گوہانہ ضلع رہتک میں ملازم تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ایک چھڑی جس کا دستہ چاندی کا تھا۔ اور کچھ مٹھائی لایا۔ حافظ حامد علی صاحب مجھے حضور علیہ السلام کی خدمت میں اندر لے گئے۔ حضور علیہ السلام نے مجھے فرمایا۔ کہ گوہانہ کی طرف کے تو معلوم نہیں ہوتے۔ میں نے عرض کیا۔ کہ حضور میں سیالکوٹ کا باشندہ ہوں۔ اور وہاں ملازم ہوں۔ حضور علیہ السلام نے از راہِ شفقت حافظ حامد علی صاحب کو فرمایا۔ کہ آج مرزا یعقوب بیگ صاحب اور ڈاکٹر محمد حسین صاحب کے لئے چائے تیار ہو گی۔ ان کو بھی شامل کر لیں۔

(۹)

ایک روز ماہ رمضان میں ہم مہمان خانہ میں صبح سات۔ آٹھ بجے کے قریب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضور علیہ السلام تشریف لائے۔ اور اپنا الہام سنایا۔ کہ مجھے الہام ہوا ہے۔ کہ:-

"عید تو ہے۔ چاہے کرو یا نہ کرو"

پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مولوی محمد احسن صاحب کو حکم دیا۔ کہ آپ وفات مسیح پر تقریر کریں۔ انہوں نے بھی تقریر کی جس میں تفسیر کبیر صفحہ ۵۵ کو بار بار پیش کیا۔ کہ اس میں لکھا ہے مسیح فوت ہو گئے۔ ان کی تقریر کے بعد حاضرین نے باری باری حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مصافحہ کیا۔ اور آپ کے ہاتھ کو اکثر نے بوسہ دیا۔ اور نذرانہ بھی قریباً تمام احباب نے پیش کیا۔ بعض احباب نے سوال کیا۔ کہ حضور کیا ہم روزہ چھوڑ دیں۔ حضور علیہ السلام خاموش رہے۔ لوگوں نے تین دفعہ سوال کیا۔ مگر حضور تینوں دفعہ خاموش رہے۔ اور کوئی جواب نہ دیا۔ اس پر بعض احباب نے روزہ چھوڑ دیا۔ اور بعض نے رکھے رکھا۔ دوسرے روز عید کی نماز پڑھی گئی۔

عید کی صبح کو حضرت اقدس نے کھانے کا انتظام کیا۔ پلاؤ نمکین ہر ایک مہمان کو کھلایا گیا۔

ائمۃ المساجد توجہ فرمائیں

بعض ائمۃ المساجد کے متعلق یہ شکایت ہے کہ وہ ادعیہ ماثورہ کے علاوہ بھی بعض دعاؤں کو بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فتاویٰ کی رو سے ایسا کرنا جائز نہیں۔ ائمۃ المساجد کا فرض ہے کہ شریعت اسلامیہ کی قائم کردہ حدود کے اندر رہیں۔ تاکہ الہام "یقیم الشریعۃ و یحیی الدین" کا منشاء پورا ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتویٰ حسب ذیل ہے۔

سوال:- ایک شخص نے سوال کیا۔ کہ حضور! امام اگر اپنی زبان میں "مثلاً اردو میں" با آواز بلند دعا مانگتا جائے اور پیچھے آمین کہتے جاویں۔ تو کیا یہ جائز ہے ایسے حضور کی تعلیم ہے۔ کہ اپنی زبان میں سادعائیں نماز میں

نمازوں کی محافظت

قرآن کریم میں مومن کی شان ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے۔ کہ والذین ھم علی صلواتھم یحافظون (المومنون) کہ جو اپنی نمازوں کی محافظت کرتے ہیں۔ یعنی ان کو ضائع ہونے سے بچاتے ہیں۔ ایک دوسرے مقام پر یہ ہدایت دی گئی ہے حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ (بقرہ) کہ اے مسلمانو نمازوں کی خوب محافظت کرنا بالخصوص وہ نماز جو کاموں کے درمیان آئے۔ اس کا خاص خیال رکھنا اور اسے ضائع ہونے سے بچانا یہ اسلامی ہدایت اپنے اندر بہت بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ اور ایک سچے مسلمان کو متوجہ کرتی ہے۔ کہ وہ نمازوں کا خاص خیال رکھے۔ اور ہر ممکن کوشش سے اس عبادت کو بجا لائے۔ اور اسے ضائع ہونے سے بچائے۔ مگر تعجب ہے۔ کہ جتنی اس بات کی اہمیت ہے۔ اتنی ہی اس سے لاپرواہی برتی جاتی ہے۔ خدا نے تو فرمایا نمازوں کی محافظت کرنا۔ مگر لوگوں نے محافظت چھوڑ دی۔ خدا کا حکم تھا۔ کہ کاموں کے درمیان آنے والی نماز کا خاص خیال رکھنا۔ مگر لوگوں نے اس حکم کی پابندی کی بجائے اسی امر کو عذر بنا لیا۔ اب یہ عذر عام ہوتا ہے کہ فلاں کام کی وجہ سے نماز رہ گئی۔ حالانکہ حکم تو یہ تھا۔ کہ جو نماز کاموں کے درمیان آئے اس کا خاص خیال رکھنا۔ اور ضائع ہونے سے بچانا۔ زمیندار اور تاجر لوگ بالعموم ایسے عذرات تراش کر خیال کر لیتے ہیں۔ کہ ان حالات میں خدا کی نماز اور اس کا فریضہ ان سے ٹل گیا۔ حالانکہ اگر غور کیا جائے۔ تو معلوم ہو گا۔ کہ ایسے لوگ دوہرے قصوروار ہیں۔ ایک تو خدا کے حکم کے خلاف نماز سے غفلت برتی۔ اور دوسرے اس بارہ میں الٰہی ہدایت کی پابندی سے مونہہ موڑا۔ بعض طالب علم امتحان کے ایام میں نماز سے غفلت برتتے ہیں۔ گویا امتحان کے دنوں کی نماز ان پر فرض ہی نہیں۔ ان کے نزدیک امتحان سب فرائض پر سبقت لے گیا ہے۔ حالانکہ یہ خیال کرنا درست نہیں۔ درحقیقت یہ خیال ہی ناسمجھی سے پیدا ہوا ہے۔ نماز تو کامیابی کی کلید ہے۔ اور ایک سچے مسلمان کے سارے کام نماز اور دعا ہی سے سنورتے ہیں۔ پھر یہ کیونکر خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ نماز پڑھنے سے وقت ضائع ہو گا۔ اور ناکامی کی صورت پیدا ہو گی۔ افسوس کہ ایسے ہی ناقص خیالات کی وجہ سے مسلمان کہلانے والے خدا سے جو علوم کا منبع ہے دور ہو گئے۔ اور پھر خیال کر لیا۔ کہ ہمارا مذہب ہماری ناکامی کا سبب ہے۔ اور اصل سبب جو اسلامی تعلیم سے ناواقفیت اور جہالت ہے۔ اس کی طرف کبھی توجہ نہ دی۔ کہ اس کا ازالہ کیا جائے اور اسلامی اصول سے واقفیت بہم پہنچائی جائے۔ اگر ہم سوچیں اور غور کریں تو معلوم ہو گا۔ کہ درحقیقت وہ نماز جو کاموں کے درمیان آئے۔ اور باوجود ہر قسم کی مصروفیت کے اسے بروقت ادا کیا جائے۔ وہ خدا کے ہاں بہت بڑے ثواب کا مستحق بناتی ہے۔ اس صورت میں خدا کہتا ہے۔ کہ سارا جہان تو اپنے اپنے کام میں مشغول ہے۔ مگر میرا یہ بندہ باوجود کثرت مصروفیت کے میرے حکم کو مقدم کرتا ہوا آکر نماز پڑھتا ہے۔

پس یہ نماز خدا کے ہاں بڑا درجہ رکھتی ہے۔ اس کی مثال تہجد کی نماز کی ہے جس کا بڑا ثواب اور درجہ ہے۔ اس کی بھی یہی وجہ ہے۔ کہ سب جہان سو رہا ہوتا ہے۔ مگر ایک شخص اپنی نیند ترک کر کے خدا تعالیٰ کے حضور کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور عبادت بجا لاتا ہے۔ خدا کہتا ہے کہ یہ میرا پیارا بندہ ہے۔ کہ تمام جہان سوتا ہے۔ اور یہ میرے حضور کھڑا ہے۔ میں اس کی دعا اور التجا کیوں نہ قبول کروں۔ پس خدا کے حکم کے مطابق تمام نمازوں کی محافظت بھی ضروری ہے۔ لیکن وہ نماز جو کاموں کے درمیان آئے ہر اس کا تو خاص خیال رکھنا ضروری ہے۔ زمیندار۔ تاجر اصحاب اور طلباء اس اسلامی ہدایت کی طرف خاص طور پر توجہ فرمائیں۔

خاکسار۔ قمر الدین
مولوی فاضل قادیان

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

انبالہ شہر۔ کرامت اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ ماہ مارچ میں انصار اللہ کے دو اجلاس ہوئے۔ ارد گرد کے مقامات میں تبلیغی دورہ کیا گیا۔ جلسہ سیرت النبی منعقد کیا۔ تبلیغی ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اور لوگوں کو کتب و اخبارات برائے مطالعہ دیں۔

کراچی۔ مولوی محمد یار صاحب عارف لکھتے ہیں کہ ۱۶ لغایت ۲۲ اپریل خاکسار نے متعدد غیر احمدی معززین کو تبلیغ کرنے کے علاوہ ایک غیر احمدی وکیل کے اعتراضات کے تسلی بخش جواب دیئے۔ ایک تقریر لجنہ اماء اللہ کے زیر اہتمام کی جس میں احمدی مستورات کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ ایک لیکچر احمدیہ ہال میں دیا گیا۔ جس کی اطلاع انگریزی اخبارات میں شائع کی گئی تھی۔ غیر احمدی چند احباب سے بڑھ کر شریک ہوئے۔ اور اچھا اثر لے کر گئے۔

بہار۔ مولوی محمد سلیم صاحب لکھتے ہیں۔ کہ خاکسار اور مولانا عبدالرحیم صاحب نیر نے ۱۳ مارچ سے ۱۵ اپریل تک پٹنہ۔ بیگوسرائے۔ بہ پور۔ مونگھیر۔ جمالپور۔ بیگوسرائے وغیرہ کا دورہ کیا بارہ لیکچر دیئے۔ اور بذریعہ ملاقات ۳۰۰ افراد تک پیغام حق پہونچایا۔ تین تبلیغی اشتہار لکھے۔ جن میں سے دو شائع ہو چکے ہیں۔ اور ایک چھپنے والا ہے۔ بعض مقامات پر مخالفوں نے ہمارے خلاف کوششیں کیں لوگوں کو مشتعل کیا۔ مگر کامیاب نہ ہو سکے خدا کے فضل سے سعید روحیں ہماری باتوں سے متاثر ہو رہی ہیں۔

جہلم و پونچھ (کشمیر) مولوی محمد حسین صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ خاکسار نے ۱۵ لغایت ۲۲ اپریل ۲۰۴ افراد کو انفرادی طور پر پیغام حق پہونچایا۔ ۴ تبلیغی لیکچر دیئے۔ ایک سنیاسی مبلغ سے اور ایک عیسائی سے مناظرہ کیا۔ جن کا اچھا اثر ہوا۔

ریاست ٹراونکور۔ مولوی عبداللہ صاحب مالاباری نے ۱۵ اپریل لغایت ۲ اپریل علاوہ جماعتوں میں درس و تدریس کے تین افراد کو تبلیغ کی۔

ضلع ہوشیارپور، جالندھر و کپورتھلہ مولوی محمد حسین صاحب مبلغ لکھتے ہیں کہ خاکسار نے ان اضلاع کے ۳۲ مقامات کا دورہ کر کے مختلف تبلیغی اور تربیتی مسائل پر ۳۸ تقاریر کیں۔ ۱۴۰ اشخاص سے تبادلہ خیالات کیا گیا ۲۲ درس دیئے۔ کئی سو افراد کو علاوہ تقاریر کے انفرادی تبلیغ کی۔ اور احباب جماعت کو سلسلہ کی تحریکات سے آگاہ کر کے عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ عرصہ زیر رپورٹ میں پانچ افراد نے بیعت کی۔ الحمد للہ

بنگول۔ مولوی عبدالعزیز صاحب لکھتے ہیں۔ یکم اپریل لغایت ۱۵ اپریل انفرادی تبلیغ کرتا رہا۔ تین پبلک لیکچر دیئے۔ بچوں کی تربیت کی گئی۔ درس و تدریس کا سلسلہ جاری رہا

لائل پور و جھنگ۔ مولوی عبدالقادر صاحب مبلغ لکھتے ہیں۔ خاکسار نے باوجود رخصت پر ہونے کے انفرادی تبلیغ جاری رکھی۔ ۱۴ اپریل کو سناتن دھرم سبھا لائل پور نے رام نومی کی تقریب پر تقریر کرنے کی دعوت دی۔ ۲۵ منٹ ان کے مندر میں قرآن شریف اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کی روشنی میں حضرت رام چندر جی مہاراج کی زندگی پر لیکچر دیا گیا۔ سناتنی بہت خوش ہوئے۔ قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کے ساتھ جھنگ گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جھنگ اور گھیانہ میں جلسے کامیاب ہوئے۔

غیر احمدیوں کا جنازہ

ابھی تک نظارت تعلیم و تربیت میں گاہے گاہے رپورٹ موصول ہوتی رہتی ہے۔ کہ بعض احباب ناواقفیت یا عدم پختگی کے باعث غیر احمدی رشتہ داروں کے جنازہ میں شمولیت کر لیتے ہیں۔ حالانکہ ایسا کرنا سراسر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جو شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انکار پر مرتا ہے۔ اس کا معاملہ خدا تعالیٰ پر چھوڑنا چاہیئے۔ اور اس کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہیئے۔ اور بہر صورت مکفر یا مکذب کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔ البتہ غیر احمدی یا غیر مسلم عزیزوں کے جنازہ کے ساتھ (نماز جنازہ میں شامل ہوئے بغیر) ہمدردی کے خیال سے شرکت اختیار کرنا اور انکی ضروری امداد کرنا۔ اور انکی تکالیف میں ہاتھ بٹانا نہ صرف پسندیدہ ہے بلکہ احمدیت کی تعلیم کے ماتحت ضروری اور لازمی ہے۔ عہدہ داران جماعت کا فرض ہے کہ احباب جماعت کو اس تعلیم سے اچھی طرح واقف کرائیں۔ اور اس کے مطابق عمل کی ہدایت کریں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

ہندوستان میں جنگی سامان کی تیاری

اسوقت ہندوستان کے کارخانے فوجوں کی کل ضروریات کا ۹۰ فیصدی سامان تیار کر رہے ہیں۔ ۱۹۳۹ء تک جو خطے ویران اور بیابان تھے۔ وہاں اب دن رات کارخانے چل رہے ہیں۔ اور بستیاں آباد ہوگئی ہیں۔ ۱۹۱۴ء-۱۸ء کی ساری جنگ میں ہندوستان نے جتنا سامان تیار کیا تھا۔ اتنا سامان اس جنگ کے پہلے آٹھ مہینوں میں ہی تیار کر لیا۔ اور سال ختم ہونے تک اس سے بھی زیادہ سامان تیار ہو رہا تھا۔ ستمبر ۱۹۳۹ء سے ۳۰ ستمبر ۱۹۴۲ء تک صنعتی ترقی کے جو اعداد وشمار فراہم کئے گئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ ۳ ستمبر ۱۹۳۹ء سے ۳۱ مارچ ۱۹۴۰ء تک ۲۸،۷ کروڑ روپے کا سامان تیار کیا گیا یکم اپریل ۱۹۴۰ء سے ۳۱ مارچ ۱۹۴۱ء تک ۷۰،۸۷ کروڑ روپے کا۔ یکم اپریل ۱۹۴۱ء سے ۳۱ مارچ ۱۹۴۲ء تک ۸،۱۴۴ کروڑ روپے کا۔ اور یکم اپریل ۱۹۴۲ء سے ۳۰ ستمبر ۱۹۴۲ء تک سات مہینوں میں ۱۱۷ کروڑ روپے کا سامان ان کارخانوں نے بنایا۔

اس میں اسلحہ ساز فیکٹریوں اور پارچہ باف کارخانوں کی پیداوار شامل نہیں۔ جن کا انتظام حکومت ہند کے محکمہ سپلائی کے ہاتھوں میں ہے۔ اسلحہ سازی میں ہندوستان نے قابل قدر ترقی کی ہے۔ ایسے ایسے گولے تیار کئے گئے ہیں جو بکتر بند گاڑیوں میں چھید کر دیتے ہیں اور ٹینکوں کے پرخچے اڑا دیتے ہیں جنگ سے پہلے ہندوستان فولاد بہ مقدار کثیر بن رہا تھا۔ اس کی توسیع کیلئے حکومت جن تجاویز پر عمل کر رہی ہے۔ انکی تکمیل پر فولاد سازی میں ۱۰۰ فیصدی اضافہ ہو جائیگا۔ اسوقت جتنا فولاد بن رہا ہے اس کا ۸۰ فیصدی دفاعی ضروریات اور محکمہ ریل کے لئے کام میں لایا جا رہا ہے۔ باقی ۲۰ فیصدی ان شہری اور غیر فوجی ضروریات کیلئے دیا جاتا ہے جو زیادہ ضروری خیال کی جاتی ہیں۔

اسلحہ سازی کو مزید توسیع دینے کی غرض سے انجینئرنگ کا مال تیار کرنیکے کارخانوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ انجینئرنگ کا ایک شعبہ جہاز سازی ہے۔ ہندوستان میں جنگ سے پہلے جہاز سازی کا کام مفقود تھا۔ آج ۳۰ ہزار سے زیادہ آدمی جہاز سازی اور جہازوں کی مرمت کے مختلف کاموں میں مصروف ہیں۔

پارچہ بافی کی صنعت میں جنگ کی ضروریات نے بہت سرگرمی پیدا کر دی ہے ۱۹۴۱ء-۴۲ء میں ۷۰ کروڑ گز سوتی کپڑا تیار کیا گیا تھا۔ ۱۹۴۲ء-۴۳ء میں ایک ارب ۱۰ کروڑ گز کپڑا تیار ہونے کی توقع ہے۔ ستمبر ۱۹۳۹ء میں ۲ لاکھ فوجی وردیاں تیار ہو رہی تھیں۔ اب ہر مہینے ۸۰ لاکھ وردیاں تیار ہو رہی ہیں۔ فوجی وردیاں تیار کرنیوالے کارخانوں میں کم و بیش ایک لاکھ آدمی کام کر رہے ہیں۔ زین اور کاٹھی بنانیوالی سرکاری فیکٹریوں میں عملہ ۲ ہزار سے بڑھ کر ۱۵ ہزار تک پہنچ گیا ہے۔ ان کے علاوہ کوئی ۷۰ ٹھیکیداروں نے ۳۴ ہزار آدمی اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے لگا رکھے ہیں۔ اس طرح قیمت کے اعتبار سے ۲۰ کروڑ روپے سالانہ کا مال تیار ہو رہا ہے۔

طبی اور جراحی ضروریات کیلئے دوائیں اور آلات بھی اب ہندوستان میں بہ مقدار کثیر بن رہے ہیں۔ چنانچہ اپنی فوجی ضروریات کے علاوہ روس کو بھی دوائیں اور جراحی کے آلات ہندوستان سے بھیجے گئے ہیں۔

ہندوستان ابھی تک طیارہ سازی میں پیچھے تھا۔ اب اس میں بھی وہ آگے قدم بڑھا رہا ہے

چنانچہ ہوائی جہاز بنانے کا کام بھی شروع ہوگیا ہے۔ نیز ہوائی جہازوں کی مرمت اور دیکھ بھال کے لئے بھی تجاویز پر غور ہو رہا ہے۔ دیہات میں گھریلو صنعتوں نے بھی اس دور میں کافی ترقی کی ہے۔ وہ پیشہ

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

لنڈن ۲ رمئی۔ کاکیشیا کے علاقہ کوبان میں مزید جرمن فوجیں کریمیا سے بھیجی جا رہی ہیں۔ ہوائی جہاز پہنچ رہے ہیں۔ ماسکو کے سرکاری حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ ۲۰ ہزار سے زیادہ جرمن سپاہی اس محاذ پر مارے گئے ہیں۔

سرینگر ۴ رمئی۔ خبر ملی ہے۔ کہ علاقہ کٹھائی کے موضع تلاڈوری کا آتش فشاں پہاڑ پھٹ گیا ہے۔ تین گاؤں اس کی زد میں آ گئے ہیں۔ گرد و نواح کے باشندگان جوق در جوق بھاگ رہے ہیں۔

لنڈن ۴ رمئی۔ جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ بلگیریہ کے سابق پولیس پریذیڈنٹ ایم پانٹف کو آج صوفیہ میں قتل کر دیا گیا۔ آپ ابھی ۲ سال پہلے اپنے عہدہ سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ اور اپنے زمانہ میں کمیونسٹوں کے بڑے سخت مخالف تھے۔

نیویارک ۴ رمئی۔ اتوار کو شہر کے اوپر کسی ہوائی جہاز نے جس کی شناخت نہیں ہو سکی۔ مشین گن سے چار فائر کئے۔ اس اچانک ہوائی حملہ سے سارے نیویارک میں سنسنی پھیل گئی اور ہوائی حملہ کا الارم کیا گیا۔ جو دس منٹ تک جاری رہا۔ اسکے بعد آل کلیر کا سگنل دیا گیا۔ پولیس کی اطلاع ہے کہ ایک نہایت بارونق سیتھا[illegible] ایک مکان کی چھت پر تین گولے گرے۔ جو چھت پھاڑ کر نیچے نکل گئے۔ فوجی اور بحری حکام یہ معلوم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ حملہ آور جہاز کس ملک سے تعلق رکھتا تھا۔

امرتسر ۴ رمئی۔ سونا حاضر -/۸/۹۷ چاندی -/-/۱۳۴، پونڈ -/-/۶۳ روپے مرچ -/-/۵۸ دار چینی -/-/۳۹ ہلدی پھلی -/-/۲۱ بادام -/-/۴۲ کشمش -/-/۶۵ میوہ -/-/۴۸ کافور ڈبی -/۸/۱۲ روپے سہاگہ دانہ -/-/۱۲۰ روپے۔ مرچ لال پسی ہوئی -/-/۱۷ تا -/-/۲۸ روپے۔

لنڈن ۴ رمئی۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر نے فرانس کے موسیولاوال سے اس امر کا مطالبہ کیا ہے کہ اٹھارہ اور چالیس سال کی عمر کے درمیان کے تمام فرانسیسی باشندوں کو غیر مشروط طور پر جرمنی بھیجدیا جائے اور حکومت فرانس روس کے خلاف معاہدہ میں شریک ہو جائے۔

لنڈن ۴ رمئی۔ دارالعوام میں مسٹر ایمرے نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ فیڈرل کورٹ نے قانون دفاع ہند کی دفعہ ۲۶ کے متعلق جو فیصلہ کیا تھا۔ اس سے جو صورت حال پیدا ہوئی تھی اس پر قابو پالیا گیا ہے۔

لاہور ۴ رمئی۔ پنجاب اسمبلی کی مغربی پنجاب کی خالی نشست کے لئے نواب ممتاز دولتانہ اور چار اور امیدوار تھے۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ نواب ممتاز دولتانہ اس نشست کے ضمنی انتخاب میں بلا مقابلہ پنجاب اسمبلی کے رکن منتخب ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۴ رمئی۔ کل الجیریا میں مسلمانوں کے ایک بہت بڑے اجتماع میں جرنیل جیرو نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ آپ ہمارے غلام نہیں بلکہ بہترین اتحادی۔ دوست اور دولت فرانس کے حصہ دار ہیں۔

دیوبند ۵ رمئی۔ مولوی محمد فخر الدین صاحب فاروقی کا بیان ہے کہ جامعہ دارالعلوم دیوبند جو اپنے مسلک کے تحت سیاسیات سے علیحدہ تھا اب کانگرس میں بری طرح پھنس گیا ہے۔ اور حیدرآبادی ارکان (مجلس عاملہ) نے دارالعلوم کو [illegible] کی کامل سعی کی۔ مایوسی پر ان حضرات نے مجلس انتظامی کی رکنیت سے مستعفی ہونا قبول کیا۔ مولوی شبیر احمد عثمانی صدر دارالعلوم بھی جامعہ سے رخصت لیکر دیوبند سے چلے گئے۔

لاہور ۴ رمئی۔ انجمن حمایت اسلام کی جنرل کونسل میں یہ قرار داد بالاتفاق منظور کی گئی کہ ڈاکٹر عمر حیات ملک صاحب کو اسلامیہ کالج لاہور کا جدید پرنسپل مقرر کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب محض قومی و ملی خدمت کیلئے ایک نہایت معقول مشاہرہ کے سرکاری منصب عالیہ کو ترک کر کے کالج میں تشریف لا رہے ہیں اور عنقریب اپنے اس جدید عہدے کا چارج لے لیں گے۔

لنڈن ۵ رمئی۔ ٹیونیشیا میں جو اتحادی افواج دو طرف سے طبوربہ پر بڑھ رہی ہیں۔ ان کو کچھ اور کامیابی ہوئی ہے۔ امریکن فوج میٹور سے چار میل آگے بڑھ چکی ہے۔ اور ایک ایسی جگہ پر پہنچ چکی ہے۔ جو طبوربہ سے ۵ میل کے فاصلہ پر ہے۔ برطانیہ کی پہلی فوج جو مجز الباب سے بڑھ رہی ہے۔ وہ کل بھی ۲ میل آگے نکل چکی ہے۔ دشمن سخت مقابلہ کر رہا ہے۔ اور بڑے زور کے جوابی حملے کر رہا ہے۔ سہ شنبہ کو اس نے سترہ ٹینکوں کی مدد سے ایک حملہ کیا۔ مگر ان میں سے چودہ تباہ کر دیئے گئے۔ اس وقت اتحادی فوجیں بزرٹا کے ڈیفنس کو توڑ کر اسے گھیرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ پونٹ ڈو فہس کے علاقہ میں فرانسیسی فوجوں نے بھی کچھ پیشقدمی کی ہے۔ اور اب وہ ٹیونیشیا کے سب سے اونچے پہاڑ پر قبضہ کی کوشش میں ہیں۔ اس پہاڑ کی بلندی چار ہزار فٹ ہے۔

لنڈن ۶ رمئی۔ ایک امریکن اعلان میں بتایا گیا ہے کہ سہ شنبہ کو امریکن اڑن قلعوں نے دوپہر میں پھر حملہ کیا۔ اور اسکے بعد دوپہر کے دوسرے بڑے شہر کو نشانہ بنایا۔ ایک ایک منٹ میں دو دو ٹن کے چار چار بم گرائے گئے یہاں فولاد کے بڑے بڑے کارخانے ہیں۔ جن کو سخت نقصان پہنچا۔ فرانسیسی کنارے کے پاس دشمن کے جہازوں پر دن دہاڑے حملہ کیا گیا۔ برٹینی کے کنارے کے پاس بھی ایک جہاز کو نقصان پہنچایا گیا۔ سہ شنبہ کی رات کو برطانی طیاروں نے [illegible] انٹورپ پر جو حملہ کیا تھا اسکی تصاویر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی وجہ سے وہاں کارخانوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ جرمنی کے ہوائی بیڑے کے نصف طیارے اسوقت روس میں ہیں۔ ایک چوتھائی بحیرۂ روم کے علاقہ میں اور باقی ایک چوتھائی مغربی یورپ میں ہیں۔

ماسکو ۵ رمئی۔ روس کے ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے کہ کربان کے محاذ پر روسی فوجوں کو بھاری کامیابی ہوئی ہے۔ نووورسسک کے شمال مشرق میں سترہ میل لمبے مورچہ پر دشمن کی قلعہ بندیوں کو توڑ کر روسی فوجیں آٹھ میل آگے بڑھ گئی ہیں۔ اور کئی گاؤں دشمن سے واپس لے لئے ہیں۔ ۸۰ جرمن توپیں اور ۲۲ مشین گنیں ہاتھ آئیں۔ ایل روس کے نام سویٹ ریڈیو نے یہ پیغام براڈکاسٹ کیا ہے کہ اب وہ جرمنوں کے جوابی حملوں کے لئے تیار رہیں۔ روسیوں کو اب ہوا میں فوقیت حاصل ہو رہی ہے۔ ہزاروں برطانی طیارے اور امریکن اڑن قلعے اب روسی بیڑے میں شامل ہیں۔

واشنگٹن ۶ رمئی۔ چلی گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ روم اور برلین کی اڑائی ہوئی یہ خبر بالکل غلط ہے کہ امریکن گورنمنٹ نے چلی کے مشرقی جزائر پر قبضہ کر لیا ہے۔

لنڈن ۶ رمئی۔ جنوب مغربی بحرالکاہل میں امریکن طیاروں نے کسکا میں جاپانی اڈوں پر ۹ حملے کئے۔ کولمبگارا کے اڈوں پر بھی حملے کئے گئے۔ سہ شنبہ کو امریکن طیاروں نے چین کے اڈوں سے اڑ کر ہائنان کے جزائر کو نشانہ بنایا فرانسیسی ہند چینی میں بھی جاپانی ٹھکانوں پر حملے کئے گئے۔ اور ۳۰ ٹن بم گرائے گئے۔ تیل اور گولہ بارود کے ذخائر کو آگ لگ گئی۔

واشنگٹن ۶ رمئی۔ مسٹر روزویلٹ نے اعلان کیا ہے کہ ۱۴ رجون کو اتحادیوں کا دن منایا جائے امریکن جھنڈے کے ساتھ دوسرے ۳۱ ممالک کے جھنڈے اور نشان اڑائے جائیں۔

واشنگٹن ۶ رمئی۔ امریکہ کے محکمہ جنگی اطلاعات کے ایک ذمہ دار افسر کا بیان ہے کہ محوریوں کا یہ دعویٰ بالکل غلط ہے کہ انہوں نے اپریل میں اتحادیوں کے دس لاکھ ٹن کے جہاز غرق کر دیئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اپریل کا نقصان مارچ سے نصف ہے۔ امریکہ نے برطانیہ کو جو پچاس تباہ کن جہاز دیئے ہیں۔ وہ آبدوزوں کا بخوبی مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اور اپریل میں اتحادیوں کے نقصان کی کمی کا ایک باعث یہ بھی ہے۔ امریکہ ایسے ہی دوسو جہاز اور بنا رہا ہے۔ جو امید ہے ایک ماہ میں تیار ہو جائیں گے۔

نیویارک ۶ رمئی۔ پرل ہاربر پر جاپانی حملہ کے بعد سے اب تک امریکہ ۱۲۷۰ تجارتی جہاز پانی میں اتار چکا ہے۔

لنڈن ۶ رمئی۔ کل ٹوکیو میں جاپان کے نئے وزیر خارجہ نے روسی سفیر سے ملاقات کی۔ کافی دیر تک دوستانہ بات چیت ہوتی رہی۔ اور آجکل کے حالات پر تذکرہ رہا۔

پشاور ۶ رمئی۔ سردار اورنگ زیب خان نے جو فرنٹیئر اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر ہیں۔ کل گورنر سرحد سے بہت دیر تک ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے کہ صوبہ میں وزارت قائم کرنے کے سوال پر گفتگو ہوتی رہی۔

لاہور ۶ رمئی۔ پنجاب کے شمالی حلقہ سے اسمبلی کا جو ضمنی انتخاب ہونیوالا ہے اسکے دو امیدوار تو دست

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر